رن میں یہ ستم آلِ پیمبر پہ ہوا ہے
بے گور و کفن لاشہء مظلوم پڑا ہے

عباس پکارے کہ خبر لیجیئے آقا
مولی یہ غلام آپ کا گھوڑے سے گرا ہے

مادر درِ خیمے پہ تصوّر میں کھڑی ہے
اور باپ لحد بچّے کی خود کھود رہا ہے

عباس کو شانوں کے نہ کٹنے کا ہوا غم
دل ٹوٹ گیا مشک سے پانی جو بہا ہے

روکر کے طلب کرتے تھے یوں فوج سے پانی
ننھا سا مسافر میرا دم توڑ رہا ہے

جس بی بی کا تابوت اُٹھا پردہء شب میں
کنبہ اُسی معصومہ کا محتاجِ ردا ہے